سوال

(244) ٹیلی ویژن پر عورت کی تصویر دیکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ٹیلی ویژن اور وسائل میں عورتوں کی تصاویر دیکھنے کا کیا حکم ہے؟ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہ جس میں یہ ہے کہ وہ حبشیوں کو کھیلتے ہوئے دیکھا کرتی تھی۔ (فتاوی الامارات: 108)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض لوگ عورت کی تصویر دیکھنے کو مباح سمجھتے ہیں کہ تصویر دیکھنے کا مطلب ایک خیال ہے۔ عورت کی شخصیت کی طرف دیکھنا حقیقت کو دیکھنا ہے۔

حقیقت یہ کہ یہ حیلہ بازی ہے۔ ورنہ عورت کی تصویر میں ٹیلی ویژن کی تصویر میں اور حقیقی عورت دیکھنے میں کیا فرق ہے؟ فقہاء کہتے ہیں عورت کی تصویر دیکھنا کیوں حرام ہے؟ وہ کہتے ہیں فتنہ کے ڈر سے اور یہ فتنہ عورت کی تصویر میں بھی ہے اور شخصیت میں بھی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حبشیوں کی طرف دیکھنا تو یہ ان کو معاف ہے اور اگر کوئی اور دیکھے تو اسے بھی معاف ہے کیونکہ ایسی صورت میں کھیل کی طرف دیکھ رہی تھی نہ کہ ان لوگوں کی شخصیت کی طرف۔ گویا یہ عورت لڑائی کے معرکہ کی طرف دیکھ رہی ہے۔ ایسی صورت میں عورت پر کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ فتنہ کا خوف نہیں ہے۔

اس وقت یہ حدیث اس قرآنی نص:

قُل لِلمُؤمِنينَ يَغُضّوا مِن أَبصـٰرِهِم وَيَحفَظوا فُروجَهُم ... ٣٠ ... سورة النور

"مومنوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظریں جھکا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

اور دوسرا فرمان:

وَقُل لِلمُؤمِنـٰتِ يَغضُضنَ مِن أَبصـٰرِهِنَّ وَيَحفَظنَ فُروجَهُنَّ ... ٣١ ... سورة النور

"کہ مومن عورتوں سے کہہ دووہ اپنی نظریں جھکا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔" تو یہاں نظر سے مراد دلی ارادہ ہے اگر برے ارادہ سے دیکھنا مقصود ہو تو اس کا یہ حکم ہے۔ اگر حسن اتفاق سے نظر پڑجائے تو اس کا یہ حکم نہیں ہے۔

جیسے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ "

"وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : "يا عليُّ لا تُتبِعْ النظرةَ النظرةَ فإنَّ لكَ الأُولى وليستْ لكَ الآخرةُ"

''اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نظر پیچھے نظر نہ لگا بے شک پہلی بار دیکھنا تو جائز ہے اور دوسری بار دیکھنا تیرے خلاف حجت ہے۔''

یعنی جس شخص نے نظر گھما کہ عورت کی ذات کی طرف دیکھا تو یہ فتنہ شمار ہوگا خثعمیہ عورت کی جو حدیث "بخاری" میں ہے کہ جب وہ کھڑی ہو کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ رہی تھی کہ فریضۂ حج نے میرے باپ کو پایا حالانکہ وہ خود بوڑھے ہیں۔ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے۔ تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا "فحجی عنہا" تم اس کی طرف سے حج کرلو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر فضل بن عباس بیٹھے تھے تو فضل اس عورت کو دیکھ رہا ہے۔ عورت فضل کو دیکھنے لگ گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیتے تھے کہ کہیں ان دونوں کے درمیان شیطان داخل نہ ہوجائے۔

جس طرح مرد کے لیے جائز نہیں ہے کہ تکرار کے ساتھ عورت کی طرف دیکھے۔ اسی طرح عورت کے لیے بھی جائز نہیں ہے کہ تکرار کے ساتھ کسی مرد کی طرف دیکھے۔ سوائے نکاح کے پیغام کے وقت کے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

عورتوں کے مخصوص مسائل صفحہ: 312

محدث فتویٰ